چراغ دین محمدؐ جلا دیئے زینبؑ

حسینی شاعر فضل نقوی

نشانِ فتحِ یزیدی گرا دیئے زینبؑ
علیؑ کے لہجے میں خطبے سنا دیئے زینبؑ
عطش میں صبر کے دریا بہا دیئے زینبؑ
دل و دماغ میں کعبے بنا دیئے زینبؑ
یہ انتہا ہے کہ سجدے سکھا دیئے زینبؑ
چراغ دین محمدؐ جلا دیئے زینبؑ

بھڑکتی پیاس میں صورت نہ دیکھی پانی کی
تھی کوئی فکر تو اکبرؑ کی نوجوانی کی
جب آئی زوجۂ حُر اس کی میزبانی کی
جلی قناتوں میں رہ کر بھی حکمرانی کی
حجاب کفر یزیدی ہٹا دیئے زینبؑ
چراغ دین محمدؐ جلا دیئے زینبؑ

جو ہمتوں میں نہ کم تھے کسی سے ہمت میں
جو ٹوٹے دل کا سہارا تھے دشت غربت میں
جو آگے رہتے تھے ایمان وحق کی نصرت میں
جو مثل جعفر طیار تھے شجاعت میں
وہ نو نہال زمیں پر سلا دیئے زینبؑ
چراغ دین محمدؐ جلا دیئے زینبؑ

سمجھ کے آئی تھیں کوفہ میں مقصد داور
تباہ کردیا خطبوں سے ظلم کا لشکر
جھلس کے رہ گئے دست یزید میں ساغر
کسی نے پھر کبھی دیکھا نہ شمر کا خنجر
سر غرور وتکبر جھکا دیئے زینبؑ
چراغ دین محمدؐ جلا دیئے زینبؑ

سمٹ کے آتی گئی ہر گھڑی قیامت کی
رسن بنی تھیں لکیریں تمہاری قسمت کی
تمام ہوتی رہیں منزلیں مصیبت کی
جلے خیام میں ٹھہری نگاہ قدرت کی
ہزار قصر حقیقت بنا دیئے زینبؑ
چراغ دین محمدؐ جلا دیئے زینبؑ

جنہیں قضا نے سلایا انھیں جگا نہ سکے
جہاں میں قلب کی طاقت کو آزما نہ سکے
اکیلے رن سے جو خیمہ کی سمت لا نہ سکے
حسینؑ کانپتے ہاتھوں سے جو اٹھا نہ سکے
سہارا دے کے وہ لاشے اٹھا دیئے زینبؑ
چراغ دین محمدؐ جلا دیئے زینب

علی کی طرح نمایاں غضنفری کی ہے
ہر ایک کام پہ مریم کی ہمسری کی ہے
خدا کی آیتیں پڑھ کر پیمبری کی ہے
قدم قدم پہ امامت کی رہبری کی ہے
سکون وصبر کے گلشن لگا دیئے زینبؑ
چراغ دین محمدؐ جلا دیئے زینبؑ

لہو میں غرق محبت کو دیکھنے والی
ہر انقلاب شہادت کو دیکھنے والی
قریب عصر قیامت کو دیکھنے والی
تڑپتے بھائی کی حالت کو دیکھنے والی
وہ صبر جس نے کلیجے ہلا دیئے زینبؑ
چراغ دین محمدؐ جلا دیئے زینبؑ

برستی تیغوں میں بڑھتی ہوئی قضا زینبؑ
لہو میں اکبرؑ و قاسمؑ سے مہ لقا زینبؑ
وہ خون پیتی ہوئی خاک کربلا زینبؑ
بکھر کے رہ گئی تسبیح فاطمہؑ زینبؑ
تبرکات نبوت لٹا دیئے زینبؑ
چراغ دین محمدؐ جلا دیئے زینبؑ

نہ بن سکا دل مظلوم کی دوا پانی
سمجھ سکا نہ مصائب کی انتہا پانی
لے آیا بھر کے علمدار باوفا پانی
مگر نہ مشک سکینہ میں رہ سکا پانی
عطش سے موت کے جادے ملا دیئے زینبؑ
چراغ دین محمدؐ جلا دیئے زینبؑ

خزاں میں فضلِ گلستان کو سنبھال لیا
نبی کی بڑھتی ہوئی شان کو سنبھال لیا
اسیر ہو کے بھی ایمان کو سنبھال لیا
بندھی کلائی سے قرآن کو سنبھال لیا
تھے منتشر جو سفینے بچا دیئے زینبؑ
چراغ دین محمدؐ جلا دیئے زینبؑ

درس حقیقت

وشوناتھ پرشاد، ماتھرؔ لکھنوی

زینبؑ ترے خطبوں میں اس حد کی فصاحت ہے
ہر جملۂ نوری میں قرآن کی آیت ہے
شبیرؑ کے مقصد کو پورا کیا زینبؑ نے
اعلانِ حقیقت بھی تکمیل شہادت ہے
ہر درس حقیقت کا ملتا رہا امت کو
اسلام میں جو کچھ ہے زینبؑ کی بدولت ہے
آزادیِ نسواں کا ماحول یہ کہتا ہے
خالق تری دنیا کو زینبؑ کی ضرورت ہے
برچھی کو جھکا دینا، لشکر کو پلٹ دینا
اکبرؑ کی وہ قوت تھی اصغرؑ کی یہ طاقت ہے
ہندو بھی اٹھائیں گے مسلم بھی اٹھائیں گے
عباسؑ کے پرچم کی دنیا کو ضرورت ہے
عابدؑ کی اسیری بھی تبلیغ کا مرکز ہے
زنجیر کا ہر حلقہ تنویر عبادت ہے
ہندو ہے مگر دل میں انوار حقیقت ہے
شبیرؑ ترے در سے ماتھرؔ کو عقیدت ہے